47694- خوبصورتی کے لیے آپریشن کروانا

سوال

میں ناک کی خوبصورتی کے آپریشن کے متعلق دریافت کرنا چاہتی ہوں، آیا یہ حرام ہے خاص کر جب یہ مجھے نفسیاتی طور پر تنگ کرے، اور میری زندگی پر اثرانداز ہو اور یہ بھی کہ ڈاکٹر حضرات کے مطابق یہ آپریشن کا محتاج ہے ؟

پسندیدہ جواب

خوبصورتی کے آپریشن (پلاسٹک سرجری) کی دو قسمیں ہیں :

1- ضرورت کی بنا پر خوبصورتی کا آپریشن کروانا :

یہ وہ آپریشن ہے جو نقص اور عیب دور کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، اور اسی طرح کسی مرض یا ٹریفک حادثہ یا آگ میں جھلس جانے یا کسی اور سبب کے باعث پیدا ہونے والا نقص دور کرنے کے لیے ہو، یا پھر کسی پیدائشی عیب اور نقص مثلا زیادہ انگلی یا پھر دو انگلیوں کا آپس میں ملنا، اس جیسے عیب کو زائل کرنے کے لیے آپریشن کیا جائے .

اس طرح کے آپریشن جائز ہیں، سنت نبویہ میں اس کے جواز کے دلائل ملتے ہیں، ایسا آپریشن کروانے والے کا مقصد تغیر خلق اللہ نہیں ہوتا .

1- عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں جاہلیت میں یوم کلاب (جاہلیت کی ایک لڑائی کا نام ہے) میں ناک پر زخم آیا، توانہوں نے چاندی کی ناک بنوا کر لگوائی، لیکن اس میں بدبو پیدا ہونے لگی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ سونے کی ناک بنوا کر لگا لیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1770) سنن ابوداود حدیث نمبر (4232) سنن نسائی حدیث نمبر (5161) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے "ارواء الغلیل" (824) میں حسن قرار دیا ہے.

2- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ :

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابرو کے بال اتارنے والی عورت، اور ابرو کے بال اتروانے والی عورت، اور خوبصورتی کے لیے اپنے دانتوں کو رگڑ کر باریک کر کے اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی "

صحیح بخاری اور صحیح مسلم.

النامصۃ : اس عورت کو کہتے ہیں جو ابرو کے بال اتارے .

اور المتنمصۃ : وہ عورت ہے جو کسی دوسرے سے ایسا فعل کرواتی ہے .

المتفلجات : وہ عورت جو اپنے دانتوں کو درمیان سے رگڑ کر چھوٹے اور خوبصورت کرتی ہے .

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ : (المتفلجات للحسن) کا معنی یہ ہے کہ : وہ عورتیں خوبصورتی و حسن کے لیے ایسا کرتی ہیں، اوراس میں یہ اشارہ ہے کہ حرام وہ ہے جو خوبصورتی اور حسن کے لیے کیا جائے، لیکن اگر کسی علاج یا دانت میں عیب دور کرنے کے لیے کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں"

واللہ تعالی اعلم اھ.

2–دوسری قسم :

خوبصورتی اور حسن کے لیے آپریشن (پلاسٹک سرجری) کروانا :

یہ وہ آپریشن ہے جو اپنے آپ کو خوبصورت بنانے کے لیے کروایا جائے، مثلاناک چھوٹا کروانے کے لیے پلاسٹک سرجری کروانا، یا پھر چھاتی کو چھوٹا یا بڑا کروانے کے لیے پلاسٹک سرجری کروانا، اوراسی طرح چہرے کی جھریاں کھینچ کر ختم کروانے کی پلاسٹک سرجری کروانا، اوراس کے طرح دوسرے آپریشن.

اس طرح کی پلاسٹک سرجری کے آپریشن کسی ایسے ضروری سبب پر مشتمل نہیں کہ آپریشن کی ضرورت ہو، بلکہ یہ اس میں غرض تغیر خلق اللہ ہے، اور لوگوں کا اپنی خواہشات و شہوات کے مطابق اللہ تعالی کی پیدا کردہ اور بنائی ہوئی شکل و صورت کے ساتھ کھیلنا شمار ہوتا ہے، اوراس کا ارتکاب جائز نہیں، اوراس لیے بھی کہ یہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں بگاڑ اور تبدیلی اور تغیر خلق اللہ میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{یہ تو اللہ تعالی کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں، اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں}.

.{جس پر اللہ تعالی نے لعنت کی ہے، اوراس نے یہ کہہ رکھا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے مقرر شدہ حصہ لے کر رہونگا}.

.{اورانہیں سیدھی راہ سے بہکاتا رہونگا، اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا، اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں، اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں، سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریحا نقصان میں ڈوبے گا}.النساء (17–120).

مزید تفصیل کے لیے آپ شیخ محمد مختار شنقیطی کی کتاب "احکام الجراۃ الطبیۃ" کا مطالعہ کریں.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا :

خوبصورتی کے لیے پلاسٹک سرجری کے آپریشن کروانے کا حکم کیا ہے ؟

اور خوبصورتی کے لیے (پلاسٹک سرجری) کا علم حاصل کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"خوبصورتی یعنی پلاسٹک سرجری کی دو قسمیں ہیں :

کسی حادثہ وغیرہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے عیب اور نقص کو دور کرنے کے لیے پلاسٹک سرجی کرنا، اوراس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں ناک کٹ جانے والے شخص کے لیے سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دی تھی.

دوسری قسم :

یہ زیادہ خوبصورتی کے لیے پلاسٹک سرجری کا آپریشن کروانا ہے، جوکہ عیب اور نقص دور کرنے کے لیے نہیں، بلکہ حسن وخوبصورتی زیادہ کرنے کے لیے ہے، جوکہ حرام ہے جائز نہیں، اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابرو کے بال اتارنے، اوراتروانے والی، اوربال ملانے، اورملوانے والی، اورجسم گودنے اورگدوانی والی عورت پر لعنت فرمائی ہے، کیونکہ اس میں خوبصورتی میں اضافہ ہے، نا کہ عیب اور نقص دور کرنا.

لیکن جوطالب علم پلاسٹک سرجری کا علم حاصل کرنا اختیار کرتا ہے اس پر کوئی حرج نہیں، لیکن وہ اس علم کو حرام حالات میں لاگواوراستعمال مت کرے، بلکہ حرام کام کے لیے پلاسٹک سرجری کروانے والے کو نصیحت کرے کہ وہ ایسا مت کروائے اوراس سے اجتناب کرے، کیونکہ یہ حرام ہے، اور بعض اوقات ڈاکٹر کی زبان سے کی گئی نصیحت زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے "

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (412/4).

جواب کا خلاصہ :

اگر توناک میں عیب یا بدصورتی اور قبیح شکل ہے، اور پلاسٹک سرجری کروانے کا مقصد یہ عیب دور کرنا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر پلاسٹک سرجری کروانے کا مقصد خوبصورتی وحسن میں اضافہ ہے توپھر یہ آپریشن کروانا جائز نہیں ہے.

واللہ اعلم.